پروفیسر ظہور احمد اظہر

عالم اسلام کا ادب

عربی و فارسی کی چند نئی مطبوعات

البیان والتبیین للجاحظ

ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) کے نام سے عربی ادب کا ہر طالب علم واقف ہے جس طرح جاحظ عربی ادب و بلاغت کے امام کی حیثیت سے غیر فانی ہے۔ اسی طرح اس کی کتاب "اَلْبَیَانُ وَالتَّبْیِیْنُ" بھی شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کر چکی ہے۔ عرب نثر کی تاریخ میں جاحظ کا نام سب سے بلند ہے اور اس کی عظمت کا اعتراف ابوہلال عسکری اور ابن رشیق القیروانی ایسے ائمہ ادب کر چکے ہیں۔ جاحظ کی تصانیف کے بارے میں عباسی دور کے عظیم نثر نگار ابن العمید نے کہا تھا کہ وہ انسان کو پہلے عقل سکھاتی ہیں اور پھر ادب کے زیور سے آراستہ کرتی ہیں۔ (کُتُبُ الْجَاحِظِ تُعَلِّمُ الْعَقْلَ اَوَّلاً وَالْاَدَبَ ثَانِیًا) اور اندلس کے مشہور عالم، ادیب اور نحوی ابوبکر زبیدی نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ جنت میں جا کر اس کی نعمتوں کے عوض جاحظ کی کتابیں پسند کروں گا۔ (رَضِیْتُ فِی الْجَنَّةِ بِکُتُبِ الْجَاحِظِ عِوَضًا عَنْ نَعِیْمِهَا)

اس کی کتاب الحیوان معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ اور حیوانات سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح اس کی کتاب البخلا بھی غیر فانی شہرت رکھتی ہے مگر جو مقام البیان کو حاصل ہوا وہ اس کی دوسری کتابوں کو نصیب نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن خلدون کے بیان کے مطابق عربی زبان کے قدیم علما کے نزدیک ادب عربی کے ارکان اور ستون چار کتابیں ہیں: (۱) ادب الکاتب لابن قتیبہ، (۲) کتاب الکامل للمبرد۔ (۳) کتاب البیان والتبیین للجاحظ۔ (۴) کتاب النوادر لابی علی القالی۔

عربی ادب کے اس تیسرے ستون یعنی کتاب البیان والتبیین کے کئی ایڈیشن پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں لیکن اس موجودہ ایڈیشن کے مقابلے میں کوئی وقعت نہیں رکھتے، یہ ایڈیشن مکتبہ الخانجی قاہرہ نے شائع کیا ہے اور پروفیسر عبدالسلام محمد ہارون نے شرح وتحقیق کے فرائض انجام دیئے اور انھیں ترکی سے کتاب کا ایک بہت ہی اہم، شاندار اور قیمتی مخطوطہ دستیاب ہوا ہے جو آج تک اہل علم وادب کی نظر سے اوجھل تھا اور اس نسخے سے کتاب کی تصحیح واصلاح میں مدد ملی ہے۔ اس کتاب کے پہلے پانچ ایڈیشن چھپ چکے ہیں سب سے پہلا ایڈیشن قاہرہ سے حسن آفندی الفاکہانی اور شیخ محمد زہری کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۱۳ھ میں مطبع علمیہ نے دو جلدوں میں شائع کیا جو اغلاط سے پُر ہونے کے علاوہ فہرست وحواشی سے بھی خالی تھا۔ دوسرا ایڈیشن بھی قاہرہ سے ۱۳۳۲ھ میں مطبعۃ الفتوح نے عظیم محقق استاذ محب الدین الخطیب کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں شائع کیا۔ اس ایڈیشن میں بعض اصلاحات وتصحیحات کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب کا تیسرا اور چوتھا ایڈیشن بھی قاہرہ سے بالترتیب ۱۳۴۵ھ اور ۱۳۵۱ھ استاذ حسن سندوبی نے شائع کیا۔ چوتھے ایڈیشن میں حواشی پر مشکل الفاظ کی تشریح کے علاوہ کتاب میں مذکور مشاہیر کا مختصر تذکرہ بھی کر دیا گیا اور اس تذکرے کی فہرست بھی ہر جلد کے آخر میں شامل کر دی گئی۔

لیکن یوں لگتا ہے کہ کتاب اپنے محقق کے انتظار میں تھی اور اس کی تمام خامیوں کی تلافی اور خوبیوں کا اضافہ اسی کے ہاتھوں ہونا تھا۔ چنانچہ پروفیسر عبدالسلام محمد ہارون نے اس منصب کو سنبھال لیا۔ پروفیسر موصوف کے بارے میں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ دنیائے عرب کے علاوہ اور یورپ کے مستشرق ان کی عظمت کا اعتراف کر چکے ہیں اور سب کے نزدیک کسی کتاب کی صحت کی ضمانت اور معیاری ہونے کی دلیل پروفیسر موصوف کا نام ہے۔ علم وادب کے میدان میں انتہائی دیانت سے کام لینے کے علاوہ وہ انتھک محنت سے بھی کام لینے کے عادی ہیں اور اہل علم انھیں اسی وجہ سے "جنی الادب" یعنی ادب کا جن کہتے ہیں اور وہ اب تک سیکڑوں کتابوں کی تحقیق سے فارغ ہو چکے ہیں جن میں جاحظ کی کتاب الحیوان سات ضخیم جلدوں میں بھی شامل ہے۔ پروفیسر صاحب کی تحقیق کا اسلوب یہ ہے کہ ایک تو کوئی الجھن یا مشکل حل ہوئے بغیر نہیں رہتی اور پھر وہ کتاب کے آخر میں جو فہارس بناتے ہیں وہ تو گویا کتاب کے مندرجات کا آئینہ ہوتا ہے اور تحقیق کرنے والوں

کی ہزاروں مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

۱۳۶۷ھ (۱۹۴۸ء) میں جب انھوں نے عربی ادب کے تیسرے ستون کا پانچواں ایڈیشن چار جلدوں میں شائع کیا تو اس کے آخر میں بارہ قسم کی فہرستیں شامل تھیں جیسے کتاب میں مذکورہ ناموں کی فہرست، مشکل الفاظ، اشعار، رجز، آیات، احادیث، ضرب الامثال وغیرہ کی فہرستیں۔

پروفیسر ہارون جب کتاب کا پہلا ایڈیشن اس کے چار مختلف قدیم مخطوطات کے ساتھ مقابلہ کر کے چھاپ چکے تو البیان کا ایک نادر اور قیمتی نسخہ منظر عام پر آیا، آپ کو معلوم ہے کہ ترک جس طرح اسلام کے محافظ تھے اور ہیں اسی طرح وہ عربی زبان کے خطی نسخوں کے بھی امین ہیں، اور ترکی کی لائبریریوں میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایسے مخطوطات پڑے ہوئے ہیں جو بلا مبالغہ موتیوں کے ساتھ تولنے کے قابل ہیں۔ البیان کا یہ نسخہ بھی ترکی کے ایک کتاب خانے مکتبہ فیض اللہ استنبول" سے دستیاب ہوا ہے۔ یہ نسخہ مغربی خط میں ہے اور اندلس کے ایک عالم محمد بن یوسف لخمی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، جو ابوذر الخشنی کے نسخے سے نقل کیا گیا۔ ابوذر الخشنی اندلس کے ممتاز علماء میں سے ہے، اس نے یہ نسخہ مشہور ادیب ابوجعفر بغدادی کے ہاتھ سے لکھے ہوئے نسخے سے نقل کیا تھا جو ابوجعفر نے ۳۴۷ھ میں لکھا تھا۔

آپ نے اندازہ کیا کہ یہ نسخہ علما کے ہاتھوں میں منتقل ہوتا رہا ہے اور نامعلوم طریقوں سے اندلس سے ترکی میں پہنچ گیا، پروفیسر ہارون کو جب اس نسخے کا علم ہوا تو انھوں نے فوراً البیان کا چھٹا ایڈیشن شائع کرنے کا فیصلہ کر لیا اور کتاب کے سیکڑوں نقائص دُور کر کے اور تصحیح و اصلاح کے ساتھ اسے چار ضخیم جلدوں میں شائع کر دیا ہے۔ کتاب کے حواشی پر مختلف نسخوں کے باہمی فرق کو بھی واضح کر دیا گیا ہے، مشکل الفاظ کی تشریح کے ساتھ مشاہیر کے تراجم بھی دیئے گئے ہیں اور آخر میں بارہ قسم کی فہرستیں بھی شامل ہیں جو کتاب کے مندرجات کا گویا آئینہ ہیں اور پونے تین سو صفحات پر مشتمل ہیں۔ بارہ سو صفحات اور چار جلدوں پر مشتمل عربی ادب کے اس تیسرے ستون کی قیمت ایک سو بیس روپے کے قریب ہے اور مکتبہ الخانجی قاہرہ اور مکتبۃ المثنیٰ بغداد سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

الذیل والتکملۃ لکمراکشی

اسلامی اندلس گو اب قصۂ پارینہ بن چکا ہے لیکن یہ قصہ ہے بڑا دلچسپ اور عبرت آموز!

یہ کتاب بھی اسی قصے کے ابواب میں سے ایک اہم باب ہے۔ اندلس کے مسلمانوں نے جہاں عربی اور اسلامی علوم کے میدان میں شاندار اور قابلِ رشک خدمات انجام دی ہیں وہاں اپنے علما و ادبا کی زندگی کے حالات کو محفوظ کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور اپنے کسی عالم کے تذکرے کو فراموش نہیں کیا، اس معاملے میں اندلس والے اپنے معاصر مشرقی علمائے اسلام سے دو قدم آگے نظر آتے ہیں تراجم اور تذکرہ نویسی کا سلسلہ جس قدر اندلس کے علما کے ہاں مربوط اور جامع ہے اتنا شاید مشرق میں بھی نہ ہوگا، مشرق کے بعض صاحب تصانیف علما کے بارے میں بھی ہماری تاریخ بالکل خاموش ہے لیکن اندلس والوں نے اپنے ہزاروں ایسے علما کے حالات زندگی بھی محفوظ کر دیے ہیں جو کسی مشہور عالم کے شاگرد تھے یا کسی مسجد کے امام تھے، یا مدرس، خواہ انھوں نے زندگی بھر ایک کتاب بھی نہ لکھی ہو۔ زیرِ نظر کتاب اس مربوط سلسلے کی آخری کڑی ہے۔

اس سلسلے کی پہلی کڑی ابوالولید ابن الفرضی کی کتاب "تاریخ علماء الاندلس" ہے۔ اس کے بعد ابن بشکوال آیا جس نے ان شخصیات کے تراجم و تذکرے جمع کیے جو ابن الفرضی سے سہواً رہ گئے تھے اور اس کے علاوہ اپنے عہد تک کے تمام علما کے حالات بھی ضبطِ تحریر میں لانے کی کوشش کی اور اس کوشش کو "کتاب الصلة" کا نام دیا یعنی "صلة تاریخ علماء الاندلس" پھر ابن الابّار کی باری آئی تو اس نے ابن بشکوال کی فروگذاشتوں کی تلافی کے علاوہ اپنے زمانے تک کے تمام اہلِ علم کے حالات قلمبند کر دیے اور "کتاب التکملة" کے نام سے دنیا کے سامنے پیش کر دیا، یہ گویا تکمیل تھی ان تمام فروگذاشتوں اور نقائص کی جو ابن الفرضی یا ابن بشکوال کے ہاں رہ گئے تھے۔ ابوعبداللہ محمد الانصاری المراکشی نے اس سلسلے کو قائم رکھتے ہوئے "کتاب الذیل والتکملة" تحریر کی جس میں ان اشخاص کے تذکرے بھی کیے جو اس کے پیشروؤں سے رہ گئے تھے اور اپنے عہد تک کے تمام علما و ادبا اور شعرا کا ادبی تذکرہ تیار کیا جو نو حصوں پر مشتمل تھا۔ اس ضخیم کتاب کے بارے میں خیال یہی تھا کہ یہ قصۂ پارینہ بن چکی ہے مگر علمائے عربیہ کی تحقیق کے سلسلے اور تلاش جستجو کی کوششیں روز بروز رنگ لا رہی ہیں اور خوش قسمتی سے اس کتاب کے نو حصوں میں سے پہلا چوتھا، پانچواں، چھٹا اور نواں حصہ دستیاب ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک باقی چار حصے دستیاب نہیں ہو سکے۔

اس ضخیم وطویل ادبی تذکرے کو دو عالم ایڈٹ کر کے شائع کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان میں سے ایک مراکشی استاذ محمد بن شریفہ ہیں اور دوسرے بیروت یونیورسٹی کے استاذ شعبہ عربی ڈاکٹر احسان عباس ہیں جو درجنوں کتابوں کے مصنف اور محقق ہیں اور اندلس کے عربی ادب اور اس کی تاریخ سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں، اور اس میدان میں کافی کام کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ذمہ چوتھا، پانچواں، چھٹا اور نواں حصہ ہے۔ اس وقت تک وہ پہلے دو حصے چار ضخیم جلدوں میں شائع کر چکے اور ہر جلد تقریباً چار سو صفحات (بڑا سائز) پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے مکمل چھپ جانے سے اندلس کی ادبی تاریخ مکمل ہو جائے گی۔ یہاں پر یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اسی نوعیت کی ایک اور کتاب "الذخیرۃ فی محاسن اھل الجزیرۃ" (جو دراصل الثعالبی کی کتاب یتیمۃ الدھر کے تتبع میں لکھی گئی تھی) بھی پوری دستیاب ہو چکی ہے اور اس کے بعض حصے چھپ گئے ہیں اور بعض چھپ رہے ہیں۔ یہ کتاب اندلس کے شعرا کے حالات و کلام کا ایک جامع اور بے مثال مرقع ہے۔

کتاب الذیل و التکملۃ کو دار الثقافۃ بیروت نے شائع کیا ہے اور پاکستانی روپے کے حساب سے ایک جلد تقریباً چالیس روپے میں پڑتی ہے اور لاہور میں مکتبہ علمیہ لیک روڈ سے بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔

فرہنگ دانش و ہنر

یہ کتاب دراصل فارسی زبان میں علوم و فنون کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اسی لیے اس کا پورا نام "دائرۃ المعارف یا فرہنگ دانش و ہنر" رکھا گیا۔ ۱۴۸۳ صفحات پر پھیلی ہوئی یہ ضخیم کتاب صرف ایک جلد میں ہے اور نو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں ادبی موضوعات سے بحث کی گئی ہے جیسے نظم کی تعریف، اقسام اور فارسی شاعری کے اسالیب، آغاز سے قیام مشروطیت (پارلیمان) تک کے فارسی شعرا کے حالات اور کلام کے نمونے، فارسی نثر نگار، اہم فارسی کتب اور سب سے آخر میں دنیا کے عظیم ادبا اور شعرا کے تعارف کے علاوہ مشہور لائبریریوں کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں موسیقی اور موسیقاروں کے تعارف کے علاوہ دوسرے فن کاروں مثلاً خطاط، معمار اور فلمی اداکاروں کا تذکرہ بھی شامل ہے۔ تیسرے حصے میں تاریخی موضوعات شامل ہیں جن میں اسلامی اور ایرانی تاریخ کے علاوہ تاریخ عالم کے اہم موضوعات بھی شامل ہیں، چوتھا حصہ جغرافیائی موضوعات سے تعلق رکھتا ہے۔

پانچویں حصے میں سائنسی علوم مثلاً ریاضیات، خلائی تسخیر، طبیعیات، ارضیات اور دنیا کے مشہور سائنس دانوں کا تذکرہ ہے۔ چھٹا حصہ فلسفہ، تصوف اور فلاسفہ و متصوفین سے متعلق ہے، ساتویں حصے میں دنیا کے مذاہب و ادیان اور مشہور دینی پیشواؤں اور مذہبی شخصیات کا ذکر ہے۔ آٹھواں حصہ اساطیر جہاں پر مشتمل ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ مصر و یونان کی اساطیر کا مفصل اور معلومات افزا تذکرہ موجود ہے۔ اور نواں حصہ متفرق موضوعات کے لیے مختص ہے، جس میں دنیا کی مشہور کھیلیں، فارسی زبان میں بیرونی اصطلاحات کی تفصیل، ایران کے کتب خانے، خط اور زبان کے مسائل، دنیا کی مشہور یونیورسٹیاں اور اسی قسم کے دیگر اہم موضوعات درج ہیں:

یہ کتاب مختلف اہل علم و ادب کی مشترکہ کوشش کا نتیجہ ہے، جن میں پرویز اسدی زادہ، سعید محمودی عطا اللہ بہمنش، داریوش محمد خانی، مسعود واثقی، ابوالقاسم شیخ الاسلام اور فریدون معلمی کے نام شامل ہیں۔

معلومات عامہ کی اس اہم اور مفید کتاب کے دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور ہر ایڈیشن میں مفید اضافے شامل کیے گئے ہیں۔ اس ضخیم کتاب کی قیمت دو صد روپے کے قریب بنتی ہے اور انتشارات اشرفی تہران کے اہتمام سے چھپی ہے۔ کاغذ اعلیٰ، چھپائی کا معیار بہت عمدہ ہے۔ مجلد، رنگین گرد پوش۔

یہ کتاب فارسی جاننے والوں کے لیے بلاشبہ ایک بیش بہا خزانہ اور کتب خانوں کی زینت ہے۔

فہرست مطبوعات

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی اردو اور انگریزی مطبوعات کی مفصل فہرست

مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

سکریٹری ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ، لاہور